رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — Regd. No. L5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱ ؍

یوم :- جمعہ ★ ۳ ؍ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲۸ ؍ صلح ۱۳۳۴ ہش ★ ۲۸ ؍ جنوری سنہ ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۴

جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی سمجھوتے کی جلد از جلد توثیق کی جائے

مشرق بعید میں جارحانہ کارروائیاں روکنے کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے

واشنگٹن ۲۷ ؍ جنوری - امریکہ سینٹ کی تعلقات خارجہ کمیٹی نے جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی سمجھوتے کی جلد از جلد توثیق کی اہمیت پر زور دیا ہے - کمیٹی نے کہا ہے کہ مشرق بعید میں جارحانہ کارروائیوں کو روکنے کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے - کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں مزید کہا ہے کہ امریکہ ان لوگوں کی مذمت کرنے میں لاپرواہی نہیں کرے گا - جو جنوب مشرقی ایشیا کا امن برباد کر رہے ہیں - یاد رہے کمیٹی اس معاہدے کی پہلے ہی توثیق کر چکی ہے - گذشتہ ہفتہ جب اس معاہدہ پر بحث ہوئی تھی - تو ۱۴ ووٹ اس کے حق میں اور ایک خلاف آیا تھا - کمیٹی نے فارموسا کے علاقے میں امریکی فوج استعمال کرنے سے متعلق صدر آئزن ہاور کی درخواست بھی منظور کر لی ۲۷ ووٹ اس کے حق میں آئے - اور دو خلاف کمیٹی نے اب یہ معاملہ سینٹ کو اس سفارش کے ساتھ بھیجدیا ہے - کہ اسے فوراً منظور کر لیا جائے -

مسٹر غلام محمد اور پنڈت نہرو کے درمیان مشترکہ امور کے متعلق غیر رسمی بات چیت

یہ بات چیت عنقریب شروع ہونیوالے مذاکرات کو کامیاب بنانے میں بہت ممد ثابت ہوگی

نئی دہلی ۲۷ جنوری - گورنر جنرل پاکستان جناب غلام محمد نے جو ہندوستان کے یوم جمہوریہ کی تقریبات میں شرکت کے لئے آجکل نئی دہلی گئے ہوئے ہیں - کل رات ہندوستان اور پاکستان کے مشترکہ امور کے متعلق پنڈت نہرو سے غیر رسمی بات چیت کی - انہوں نے رات کا کھانا بھارتی وزیر اعظم کے ساتھ کھایا اور کھانے کے بعد ہی دونوں نے نزاعی امور کے بارے میں باہم تبادلۂ خیالات کیا - اخبار نویسوں کا کہنا ہے - کہ اس بات چیت میں کشمیر کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ اس ابتدائی گفتگو سے ان مذاکرات کی کامیابی میں بہت مدد ملے گی جو عنقریب دونوں ملکوں کے درمیان باقاعدہ شروع ہونیوالے ہیں -

کل گورنر جنرل پاکستان ہندوستان کے یوم جمہوریہ کی تقریبات میں شریک ہوئے اس موقعہ پر بھارت اور پاکستان کی مملکتوں کے سربراہوں نے اکٹھے بیٹھکر بھارت کے پانچ ہزار فوجی جوانوں رضاکاروں اور سکولوں کے بچوں کی پریڈ دیکھی - کنگزوے میں پریڈ دیکھنے کے بعد گورنر جنرل ، ڈاکٹر راجندر پرشاد کے ساتھ راشٹر پتی بھون چلے گئے - جہاں سہ پہر کو بھارتی صدر کی طرف سے ایک استقبالیہ دیا گیا - آج شام کو گورنر جنرل نیشنل سٹیڈیم میں لوک ناچ دیکھینگے

مسٹر منزیز کراچی سے لندن روانہ ہوگئے

کراچی ۲۷ ؍ جنوری - آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر منزیز جو تین دن کے سرکاری دورے پر پاکستان آئے ہوئے تھے - کل رات لندن روانہ ہو گئے آپ وہاں دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں شرکت کریں گے - جو پیر کے روز سے شروع ہو رہی ہے - مسٹر منزیز نے کل آسٹریلیا کے قومی دن کی تقریبات میں شرکت کی جو آسٹریلوی ہائی کمشنر مقیم پاکستان کی طرف سے منعقد کی گئی تھیں ان تقریبات میں وزیر خزانہ چوہدری محمد علی بھی شریک ہوئے - اس تقریب کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا آسٹریلیا سے بڑھ کر دولت مشترکہ کے نظریات کی حمایت کا اور کوئی ملک دعوے نہیں کر سکتا - انہوں نے مزید فرمایا کہ آسٹریلیا نے کولمبو منصوبے کے تحت پسماندہ ملکوں کی فلاح و بہبود اور ترقی کے لئے دیانتداری سے کام لیا ہے -

پاکستان میں عنقریب سستے ریڈیو سیٹ تیار کئے جائینگے

حکومت ہر گاؤں میں ایک ایک ریڈیو سیٹ نصب کرنے پر غور کر رہی ہے

لاہور ۲۷ ؍ جنوری - وزیر اطلاعات و نشریات سردار ممتاز علی خاں نے کل رات یہاں اخبار نویسوں کو بتایا کہ پاکستان میں عنقریب سستے ریڈیو سیٹ تیار کئے جائیں گے - تاکہ عوام آسانی سے خرید سکیں - اور اس طرح ملکی امور کے بارے میں صحیح معلومات حاصل کر کے اپنے شہری فرائض کو کما حقہ ادا کر سکیں - انہوں نے مزید بتایا کہ حکومت اس سکیم پر بھی غور کر رہی ہے کہ ہر قصبہ میں ہی نہیں بلکہ پاکستان کے ہر گاؤں میں ایک ایک ریڈیو نصب کر دیا جائے - تاکہ دیہات میں رہنے والے لوگ بھی ملکی معاملات میں دلچسپی لیں اور اس بارے میں ان پر جو فرائض عائد ہوتے ہیں انہیں خوش اسلوبی سے ادا کریں - ویسے بھی عالمی مسائل سے تھوڑی بہت حد تک واقف ہونا ہر شہری کے لئے ضروری ہے -

پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز کا طیارہ

آج واپس پہنچ رہا ہے

کراچی ۲۷ ؍ جنوری - پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز کا جو طیارہ وزیر اعظم مسٹر محمد علی کو لے کر پچھلے دنوں لنڈن گیا تھا - وہ آج واپس کراچی پہنچ رہا ہے - طیارے نے واپس آتے ہوئے قاہرہ میں ۲۴ گھنٹے قیام کرنا تھا - پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز کے زیر انتظام قاہرہ کے راستے لنڈن تک یکم فروری سے باقاعدہ سروس شروع ہو رہی ہے -

چو این لائی کے نام سر جان کوٹلاوالا کا خط

کولمبو ۲۷ ؍ جنوری - سیلون کے وزیر اعظم سر جان کوٹلاوالا نے چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی کو ایک خط بھیجا ہے - جس میں لکھا ہے کہ آپ نے چین آنے کی جو دعوت دی ہے - میں اس پر ضرور غور کروں گا - ویسے میں اپریل کے بعد ہی چین آسکوں گا - کیونکہ بعض ملکی اور بین الاقوامی مصروفیات کے پیش نظر اس سے پہلے آنا میرے لئے ممکن نہیں -

پاکستان کی ہاکی ٹیم ملایا جائے گی

کراچی ۲۷ ؍ جنوری - پاکستان کی قومی ہاکی ٹیم آئندہ ماہ ملایا کے چھ ہفتہ کے دورے پر روانہ ہو رہی ہے - وہ اس عرصہ میں چودہ میچ کھیلے گی - ان میں سے ایک ٹیسٹ میچ سنگاپور میں بھی ہوگا -

ملحقہ جزائر اور فارموسا کو آزاد کرانے کا عہد

پیکنگ ۲۷ جنوری - پیکنگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ کل رات جزائر تاچین میں سے ایک جزیرے پر قبضہ کی خوشی میں چین کی بحری بری اور ہوائی فوجوں نے ایک تقریب میں حصہ لیا - جس میں تمام ملحقہ جزائر اور فارموسا کو آزاد کرانے کا عہد لیا گیا -

ورسک کے منصوبے کو مکمل کرنے کے لئے کینیڈا پاکستان کو مزید امداد دیگا

کراچی ۲۷ ؍ جنوری معلوم ہوا ہے کہ ورسک کے منصوبے کو مکمل کرنے کے لئے کینیڈا سے پاکستان کو مزید دو سال تک امداد ملے گی - اس کے علاوہ بھی کینیڈا پاکستان کو اور کئی سکیموں کے مکمل کرنے میں کولمبو منصوبے کے تحت امداد دیتا رہا ہے ان سکیموں میں داؤد خیل کا چینی کا کارخانہ اور مشرقی بنگال میں بجلی کی تقسیم کی سکیمیں شامل ہیں - ادھر اوٹاوہ میں وزیر اعظم پاکستان کینیڈا کے حکام اور اعلیٰ افسران سے ملاقاتیں کر کے کولمبو منصوبے سے متعلق مسائل کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں - کل انہوں نے کینیڈا کے وزیر خارجہ مسٹر پیئرسن سے ملاقات کی -

گھریلو اخراجات کی قومی پیمانے پر تحقیقات شروع ہوگئیں

ڈھاکہ ۲۷ ؍ جنوری - مشرقی پاکستان میں خاندانی اخراجات کی قومی پیمانے پر تحقیقات شروع ہو گئی ہے اس تحقیقات کے نتیجے میں معاشرے کے مختلف طبقوں کی آمدنی اور اخراجات کا اندازہ لگایا جائے گا - خیال ہے کہ یہ تحقیقات سولہ ماہ میں مکمل ہو جائے گی - اس غرض کے لئے صوبے بھر میں ۸ مراکز کھولے گئے ہیں -

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا -

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۵۵ء

یقین اور ایمان

اسلامی جماعت کے ماہوار رسالہ ترجمان القرآن کی ایک اشاعت میں (جلد ۴۳ عدد ۶ صفحہ ۳۵۴ و صفحہ ۳۵۵) ایک سوال کے جواب میں اللہ تعالےٰ کی ہستی کے متعلق مندرجہ ذیل توجیہہ کی گئی ہے۔

"خدا کی ہستی کے متعلق زیادہ سے زیادہ جو کچھ آدمی کے امکان میں ہے وہ صرف اس قدر ہے کہ آثار کائنات پر غور کر کے ایک نتیجہ اخذ کر سکے۔ کہ خدا ہے۔ اور اس کے کام شہادت دیتے ہیں کہ اس کے اندر یہ اور یہ صفات ہونی چاہئیں۔ یہ نتیجہ بھی "علم" کی نوعیت نہیں رکھتا۔ بلکہ صرف ایک عقلی قیاس اور گمان غالب کی نوعیت رکھتا ہے۔ اس قیاس اور گمان کو جو چیز پختہ کرتی ہے۔ وہ یقین اور ایمان ہے۔ لیکن کوئی ذریعہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ جو اس کو علم کی حد تک پہنچا سکے۔ . . . . . آپ خود سوچ لیجئے کہ جب ہم خدا کی ہستی کے بارہ میں بھی یہ دعوےٰ نہیں کر سکتے۔ کہ ہم کو اس کے ہونے کا علم حاصل ہے۔ تو آخر اس کی حقیقت کا تفصیلی علم کیونکر ممکن ہے۔" (ترجمان القرآن جلد ۴۳ عدد ۶ صفحہ ۳۵۴-۳۵۵)

ان لوگوں کے نزدیک گویا اللہ تعالےٰ کے متعلق صرف ایک قیاس اور گمان ہی کیا جا سکتا ہے۔ اور بس۔ البتہ اس قیاس اور گمان کو یقین اور ایمان پختہ کرتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ یقین اور ایمان کس طرح پیدا کیا جائے۔ کیونکہ جب تک یقین اور ایمان نہ پیدا ہو۔ قیاس اور گمان کوئی فائدہ نہیں دے سکتے۔ اور انسان اللہ تعالےٰ کی ہستی کے متعلق صرف شک یا لا ادریت کے درجہ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اللہ تعالےٰ پر یقین اور ایمان سے ہی انسان اللہ تعالےٰ کی فرستادہ ہدایت۔ اس کے رسولوں۔ فرشتوں اور بعث بعد الموت کا قائل ہو سکتا ہے۔ اور جب ان چیزوں کا قائل نہ ہو۔ وہ صحیح معنوں میں نیک اعمال بھی بجا نہیں لا سکتا۔

قرآن کریم میں بے شک اللہ تعالےٰ نے اپنے "ہونا چاہئے" کے متعلق بھی دلائل دیئے ہیں۔ جو عقل کو اپیل کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی ہستی کے امکان کو ثابت کرتے ہیں۔ مگر ان سے اللہ تعالےٰ پر یقین اور ایمان کا درجہ حاصل نہیں ہوتا۔ کہ انسان اس کی فرستادہ ہدایت پر عمل کرنے کے لئے اپنے دل میں ایک جوش محسوس کرنے لگے۔ اسی قسم کا جوش جس طرح کا جوش ہم اس وقت محسوس کرتے ہیں۔ جب ہم بھوک کی وجہ سے کھانے کی کوئی چیز حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔

اب ظاہر ہے کہ جب ہمیں اللہ تعالےٰ کے وجود پر محکم یقین اور ایمان کی اتنی ضرورت ہے۔ تو اللہ تعالےٰ نے ایسا یقین اور ایمان پیدا کرنے کے کوئی ذرائع بھی ضرور رکھے ہوں گے۔

یہ درست ہے کہ ہم ظاہری حواس سے اللہ تعالےٰ کی ہستی کا ادراک حاصل نہیں کر سکتے۔ مگر یہ حواس صرف مادی اشیاء کے لئے ہیں۔ لطیف اور وراء الوراء ہستی کے لئے جیسا کہ اللہ تعالےٰ کی ذات ہے یہ ظاہری حواس کام نہیں دے سکتے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر۔

یعنے اللہ تعالےٰ کی ذات ایسی ہے کہ اس تک ظاہری نظریں نہیں پہونچ سکتیں بلکہ وہ نظروں تک پہنچتا ہے۔ اور وہ لطیف اور خبیر ہے۔

وہ ذرائع کیا ہیں؟

اذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان

جب اے مخاطب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں۔ تو انہیں کہدے کہ میں قریب ہوں۔ اور جب وہ مجھے بلاتا ہے۔ تو میں اس کی دعوت کا جواب دیتا ہوں۔

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

یثبت اللہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا والآخرہ

یعنے اللہ تعالےٰ ایمان لانے والوں کو اس دنیا اور آنے والی دنیا میں پختہ باتوں سے مضبوط کرتا رہتا ہے۔

ہم نے یہ چند آیات محض مثال کے طور پر پیش کی ہیں۔ ان سے ثابت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ایسے ذرائع رکھے ہیں۔ جن سے وہ انسان کو محض قیاس اور گمان سے اٹھا کر یقین اور ایمان کے درجہ پر متمکن کرتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا جیسا کہ ترجمان القرآن کی عبارت میں کہا گیا ہے درست نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ کے وجود کے متعلق انسان کا علم عقلی قیاس اور گمان غالب کے درجہ سے اوپر نہیں اٹھ سکتا۔ اور یہ کہ جب تک ہم ان ذرائع سے اللہ تعالےٰ کے وجود پر یقین اور ایمان پیدا نہ کریں۔ محض عقلی قیاس اور گمان غالب سوائے اسکے کہ وہ ہمیں اس آخری درجہ پر پہونچنے کے لئے مشعل راہ کا کام دیں۔ اور کوئی فائدہ نہیں دے سکتے۔ بلکہ اکثر تشکک اور لاادریت کی بھول بھلیوں میں پریشان کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

دیکھتے جاؤ

خدا کے دیں کی خاطر جانفشانی دیکھتے جاؤ
مبلغ کر رہے ہیں پاسبانی دیکھتے جاؤ

یہ جن کے دم قدم سے آج باطل ہو گیا زاہق
غلامانِ مسیحِ قادیانی دیکھتے جاؤ

جو تھے مُردہ انہیں زندہ دلائل سے کیا ہے پھر
یہی دیتا ہے فرقاں زندگانی دیکھتے جاؤ

ملی کس کی ایازی سے ہمیں محمود سی شہرت
بہا ہے جس کی خاکِ پا سے پانی دیکھتے جاؤ

مجھے ہر ہر قدم پر وہ سہارا دیتے جاتے ہیں
مرے کام آئی میری بے زبانی دیکھتے جاؤ

جنوں کا جوش تھا جو بن گیا شوقِ طلب آخر
ہوئی مجھ پر خدا کی مہربانی دیکھتے جاؤ

(محمد اسحٰق خلیل واقفِ زندگی)

درخواستِ دُعا

برادرم مکرم چوہدری عبد اللہ خان صاحب ایڈیشنل کسٹوڈین کراچی کا تار آیا ہے کہ ان کی بیگم صاحبہ بیمار ہیں۔ گو پہلے سے قدرے افاقہ ہے۔ اجباب ان کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام محمد اختر ناظر دیوان ربوہ

اعلان دار القضاء

مسماۃ رستم بی بی صاحبہ سکنہ بلر کے ضلع شیخوپورہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند مسمی نتھو ولد گل محمد سابق ساکن شاہ پور امرگڑھ ضلع گورداسپور فوت ہو چکے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی ۳۷۰ روپے مجھے دے دیئے جائیں۔ تا کہ میں اپنے لڑکوں مسمیان بشیر احمد و نذیر احمد و شریف احمد کے اخراجات میں صرف کر سکوں۔ مرحوم کا اور کوئی وارث نہیں۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا قرضخواہ کو کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم کے اندر دار القضا میں پیش کریں۔

(ناظم قضا سلسلہ احمدیہ)

تربیتی لحاظ سے انسان اور دیگر حیوانات میں فرق

تعلیم و تربیت کی ضرورت

از محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس

(۱)

انسان اور دیگر حیوانات میں تربیتی لحاظ سے یہ فرق پایا جاتا ہے۔ کہ انسان میں جو قوتیں اور طاقتیں ودیعت کی گئی ہیں۔ وہ بغیر تعلیم و تربیت کے نشوونما نہیں پا سکتیں۔ لیکن دوسرے حیوانات مثلاً گائے بھینس اونٹ بکری اور اسی طرح چرند پرند اور شہد کی مکھی میں جو ملکات اور قوتیں رکھی گئی ہیں۔ وہ اپنے ظہور کے لئے تعلیم و تربیت کی محتاج نہیں۔ اگر ایک بچھڑے کو گائے سے اور ایک چوزے کو مرغی سے اور ایک بچھیرے کو گھوڑی سے پیدائش کے وقت سے علیحدہ رکھا جائے۔ تو وہ بغیر کسی تعلیم و تربیت کے انہی عادات و حرکات اور قوتوں کا اظہار کریں گے۔ جو ایک گائے اور ایک مرغی اور ایک گھوڑی سے ظاہر ہوتی ہیں۔ برخلاف اس کے اگر ایک انسانی بچے کو اسکے والدین سے علیحدہ رکھا جائے۔ اور اس کا کوئی معلّم و مربی نہ ہو۔ تو وہ ہر قسم کے کمالات انسانی سے محروم رہے گا۔ وہ نہ تو کلام کر سکے گا اور نہ ہی اس کی کوئی اور قوت جس سے انسانی کمالات وابستہ ہیں نشوونما پا سکے گی۔ یہی وجہ ہے کہ انسانی بچے کے بچپن کے زمانہ کو بہ نسبت دوسرے حیوانوں کے بچوں کے لمبا کر دیا گیا ہے۔ اور جہاں انسانی بچہ چودہ سال سے ۱۸ سال تک کی مدت میں اپنی بلوغت کو پہنچتا ہے۔ وہاں دیگر حیوانات زیادہ سے زیادہ دو اڑھائی سال میں کمال بلوغت حاصل کر لیتے ہیں۔

اس امر کی کہ انسان تعلیم و تربیت کا محتاج ہے اور دیگر حیوانات نہیں۔ ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو قوت بیانیہ عطا فرمائی ہے۔ جیسے کہ فرمایا خلق الانسان علمہ البیان کہ انسان کو پیدا کیا اور اسے بیان سکھایا۔ یعنی اسے یہ قوت عطا فرمائی ہے کہ جو وہ سیکھتا ہے وہ دوسروں کو سکھا سکتا ہے اور اپنے مافی الضمیر کو بذریعہ کلام دوسروں تک پہنچا سکتا ہے۔ لیکن دوسرے حیوانات میں قوت بیانیہ نہیں رکھی گئی۔ اسی لئے وہ اپنے بنی نوع کو کوئی علم یا کمال نہیں سکھا سکتے۔ گھوڑوں کو تانگوں یا گاڑیوں کے آگے جوتنے کے لئے یا سرکسوں میں بعض حرکات کا عادی بنانے کے لئے سدھایا جاتا ہے۔ لیکن سدھایا ہوا گھوڑا خود دوسرے گھوڑوں کو نہیں سکھا سکتا۔ بلکہ ہر گھوڑے یا گھوڑی کو علیحدہ سدھانا پڑتا ہے۔ برخلاف انسان کے کہ وہ ایک علم سیکھ کر ہزاروں انسانوں کو سکھا سکتا ہے۔ پس جیسے وہ بنی نوع کے ہزاروں افراد کا معلّم و مربی ہو سکتا ہے۔ اسی طرح وہ خود بھی اپنی تعلیم و تربیت کے لئے اپنے والدین یا دوسرے معلّم اور مربی کا محتاج ہے

تربیت اولاد کے متعلق آنحضرتؐ کا فرمان

چونکہ انسانی بچہ کے قویٰ کی نشوونما تعلیم و تربیت پر موقوف ہے۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ یعنی ہر بچہ فطرت اسلامی پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اگر یہودی ہیں تو وہ اس کی تعلیم و تربیت کے ذریعہ اسے یہودی بنا لیتے ہیں۔ اور اگر اسکے والدین عیسائی ہیں یا مجوسی ہیں۔ تو ان کی تعلیم و تربیت کے نتیجہ میں ان کے بچے ان کے نقش قدم پر چل کر عیسائی اور مجوسی بن جاتے ہیں۔

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلیم و تربیت کے اثر کی مثال دے کر مسلمانوں کو ترغیب و تحریص دلائی ہے۔ کہ اے مسلمانو اگر تم اپنے بچوں کی جو فطرت اسلامی پر پیدا ہوتے ہیں اسلامی رنگ میں تعلیم و تربیت کرو۔ تو کیا وہ حقیقی مسلمان نہ بنیں گے۔

نمازوں کا حکم

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو فرمایا کہ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں۔ تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو یعنے چھوٹی عمر سے ہی انہیں نماز ادا کرنے کی تلقین کرو۔ اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں۔ اور نمازیں ادا نہ کریں۔ تو ان سے سختی سے پیش آؤ۔ نیز آپ نے فرمایا لاتجعلوا بیوتکم قبورا کہ جیسے قبرستان میں نماز نہیں پڑھی جاتی اسی طرح تم اپنے گھروں کو قبر نہ بناؤ۔ یعنے ان میں بھی نمازیں پڑھا کرو۔ تا وہ روحانی نور سے منور ہوں۔ اور تمہارے بچے تمہیں نماز پڑھتے دیکھ کر تمہاری نقل کریں۔ اور نمازیں ادا کرنا شروع کر لیں۔

الجنۃ تحت اقدام امھاتکم

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان میں بھی کہ جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ ماؤں کو اپنے بچوں کی صحیح طور پر تربیت کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ جنت درحقیقت ماؤں کے قبضہ میں ہے۔ اگر وہ اپنے بچوں کو جنت میں دیکھنا چاہتی ہیں۔ تو وہ ان کی اسلامی طریق پر تربیت کریں۔ اور ہر وقت انہیں نیک کاموں کی ترغیب دیں۔ تا وہ ہر قسم کے گناہوں اور بداعمالیوں سے مجتنب رہیں۔ اور اعمال صالحہ بجا لائیں۔ اور جنت کے وارث ہوں۔ لیکن اگر وہ ان کی اچھی تربیت نہ کریں گی۔ اور ان کے بچے بداعمال کے مرتکب ہوں گے۔ تو حقیقتاً وہی ان کے دوزخ میں جانے کا موجب ہوں گی۔

ایک مثال

کہتے ہیں کہ ایک ڈاکو نے ایک شخص کو قتل کر دیا۔ اور اسے پھانسی کی سزا ہوئی۔ جب تختہ دار پر لٹکائے جانے کا وقت آیا۔ اور اس سے کہا گیا کہ اگر وہ اپنے کسی رشتہ دار کو ملنا چاہتا ہے تو مل سکتا ہے۔ تو اس نے کہا میری والدہ کو بلوا دیں۔ میں اس سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ جب اس کی والدہ کو بلوایا گیا۔ اور وہ اس کے قریب ہوئی۔ تو اس نے اپنی والدہ کے کان کی بالی کو اس زور سے کھینچا کہ اس کا کان چر گیا۔ اور نہایت سختی سے پیش آیا۔ سپاہیوں نے حیران ہو کر اس کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا آج میرے پھانسی دیئے جانے کا باعث یہی میری ماں ہے۔ جب میں چھوٹا تھا۔ اس وقت اگر میں اپنے ہمسایہ کے گھر سے کوئی ادنےٰ چیز مثلاً انڈا وغیرہ چرا لاتا۔ اور وہ مجھ پر شبہ کا اظہار کرتے۔ تو میری ماں میری طرف سے دفاع کرتی۔ اور ان سے جھگڑا شروع کر دیتی اور کہتی کہ کیا میرا بچہ چور ہے اور ان کا مقابلہ کرتی۔ آہستہ آہستہ مجھے چوری کی لت پڑ گئی۔ اور ہوتے ہوتے میں نے ڈاکے ڈالنے شروع کئے۔ اور آخرکار یہ قتل کا واقعہ ہوا۔ تو دراصل آج میری موت کا باعث میری ماں ہے۔ جس نے میری بُری تربیت کی۔ اور میری بداعمالیوں پر پردہ ڈالکر مجھے بُرے کاموں کی عادت ڈالوائی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا قول میں مسلمان ماؤں کو اسی حقیقت کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جنت تو تمہارے قبضہ میں ہے۔ اگر تم اپنے بچوں کو جنت میں داخل کرانا چاہتی ہو۔ تو ان کی اسلامی رنگ میں تربیت کرو۔ تا جب وہ بڑے ہوں۔ تو نیکی ان کی طبیعت ثانیہ بن چکی ہو۔ اور بدی سے انہیں دلی نفرت ہو۔

پس احمدی والدین بھی اگر چاہتے ہیں کہ ان کی اولادیں ان کے رنگ میں رنگین ہوں اور ان کے نقش قدم پر چلیں اور احمدیت کے درخشندہ ستارے بنیں۔ تو ان پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کریں۔

دمشق کے ایک نہائت مخلص احمدی کی وفات

مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ

سید منیر الحصنی صاحب نے دمشق سے یہ اندوہناک اطلاع دی ہے کہ ان کے بڑے بھائی سید محی الدین صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ ان کے یہ بھائی ان کے ذریعے سے جماعت میں داخل ہوئے اور اپنے تقویٰ و اخلاص اور حسن اخلاق میں ایسی شخصیات میں سے تھے جن کی یاد اپنوں اور غیروں کو بالطبع غمزدہ کر دیتی ہے۔ ان کے سب سے بڑے بھائی گذشتہ سال فوت ہوئے اور وہ جماعت احمدیہ دمشق کے صدر تھے۔ اور ان کے اوصاف حمیدہ کا ہر شخص دمشق میں معترف تھا۔ یہ ان سے چھوٹے تھے اور جماعت کے صدر اور رکن رکین تھے۔ جماعت کی بنیاد انہیں کے ہاتھوں مضبوط ہوئی۔ پنجگانہ نمازیں۔ نماز جمعہ وغیرہ اور جماعت کے اجلاس انہی کے مکان پر ہوتے۔ غیروں میں بھی ہر دل عزیز تھے۔ مالی قربانی اور اسوہ حسنہ کے لحاظ سے اس جماعت کے لئے نمونہ تھے۔ وہاں جماعت قلیل التعداد ہے۔ جملہ احباب اپنی اپنی جگہ جنازہ غیب ادا فرمائیں اور ان کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ ہمیں اس صدمہ میں مکرم منیر الحصنی صاحب اور ان کے خاندان کے دیگر تمام افراد سے دلی ہمدردی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ولادت

برادر عزیز ملک ناصر الدین خان ریٹائرڈ انسپکٹر این ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز لاہور کو اللہ تعالےٰ نے ۹ اور ۱۰ جنوری کی درمیانی رات بوقت ۱۲ بجے لڑکی عطا فرمائی۔ دوستوں سے درازیٔ عمر و خادم دین بننے کی دعا کی درخواست ہے۔ عزیزہ حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خانصاحب مرحوم آف قادیان کی پوتی ہے۔ اور ملک غلام محمد صاحب سنٹرل خورلمد کی نواسی ہے

عبد الحمید خلف اختر منزل مفتی سٹریٹ گڑھی شاہو لاہور۔

(۲) خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے جنبہ کے ہاں ۲۱ پوہ بروز جمعہ فرزند تولد ہوا۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ خاکسار دولت خان احمدی بمقام ناچ والہ تحصیل جام پور۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں۔

میری والدہ مرحومہ

(از مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال)

میری والدہ محترمہ لطیف النساء زوجہ سید علی احمد شاہ صاحب مہاجر انبالوی سنور ریاست پٹیالہ کی رہنے والی تھیں۔ سنور کے قصبہ کو اس لحاظ سے فضیلت حاصل ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ابتدائی ایمان لانے والی جماعتوں میں سے سنور کی جماعت بھی تھی۔ اور خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا بنفس نفیس وہاں تشریف لے گئے تھے۔ میرے نانا مولوی امام علی خاں صاحب مرحوم مغفور سنوری ایک علم دوست اور فاضل شخص تھے۔ انہوں نے اپنی بصیرت سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کو پرکھا۔ اور ۱۹۰۳ء میں قادیان دارالامان پہلی بار آنے کا شرف حاصل ہوا۔ ان کی معیت میں والدہ محترمہ بھی قادیان آئیں۔ اس وقت ان کی عمر ۸/۹ سال تھی۔ والدہ محترمہ صدق دل سے حلقہ بگوش احمدیت ہوگئیں۔ اس پہلی زیارت کے بعد جب بھی بعد میں نانا جان محترم رض قادیان تشریف لاتے والدہ ساتھ ہوتیں۔ والدہ صاحبہ محترمہ مرحومہ بیان کیا کرتی تھیں۔ کہ ان دنوں چونکہ الگ مہمانخانہ تھا۔ اس لئے میں اندرون خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رض کے پاس تھی۔ اور والد صاحب باہر مردوں کے ہمراہ۔ اندرون خانہ ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت ام المومنین رض کی محبت اور خلوص سے خدمت کرنے کا موقع بھی ملتا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک زندگی کے واقعات سنا کر ہم بچوں کو احمدیت سے روشناس کرانا اور اس پر عمل پیرا ہونے کی تاکید کرنا ہماری والدہ محترمہ کا محبوب مشغلہ تھا۔ اور انھیں ایک ایک واقعہ خوب ذہن نشین تھا۔ گو یا وہ کل کی بات ہے۔

۱۹۱۲ء میں والدہ محترمہ رض والدم سید علی احمد شاہ صاحب انبالوی کی زوجیت میں آئیں۔ اور قادیان دارالامان میں ہی نکاح کا اعلان حضرت خلیفہ اول رض نے فرمایا۔ اور قادیان میں ہی انتہائی سادگی سے تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ خلافت ثانیہ کی ابتداء میں والدہ صاحبہ والد صاحب محترم کے ساتھ ہی خلافت ثانیہ کی بیعت سے مشرف ہوئیں۔ اور مرتے دم تک اس عہد کو دامے درمے۔ سخنے۔ قدمے نبھایا۔ اور آخر وقت تک خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ شفقت اور عقیدت مندانہ جذبات سے خدمت پر کمربستہ رہیں۔ اور نہ صرف خود بلکہ اپنی اولاد اور عزیزوں کو ہر آن اس کی تلقین کرتی رہیں۔ والدہ مرحومہ رض فرمایا کرتی تھیں۔

"سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد سے تعلق اور حقیقی محبت میں ہی خیر و برکت ہے۔"

قادیان سے ہجرت کے بعد ہم حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں مقیم ہوئے۔ وہاں چونکہ والدہ اکیلی رہنا پسند نہ کرتی تھیں۔ اور میں عموماً دورہ پر رہتا تھا۔ اس لئے مجھے فکر ہوئی۔ کہ والدہ محترمہ کہاں رہیں۔ پریشانی میں میں نے حضرت ام المومنین رض کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست کی۔ اور اپنی اس مشکل کا ذکر کیا۔ تو حضرت ام المومنین رض نے اپنی روایتی شفقت مادری سے ارشاد فرمایا "لطیف میری بیٹی ہے۔ وہ میرے پاس یہاں رہے گی۔ تم میرے پاس چھوڑ کر بے فکری سے اپنا کام کرو۔"

جب والدہ محترمہ رض کو حضرت ام المومنین رض کی مشفق نظروں کے سامنے کر کے میں ریاست بہاولپور کے دورہ پر چلا گیا۔ تو میں نے سیدہ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خط لکھا۔ کہ میں حضرت ام المومنین رض کے ارشاد کے تحت اماں جی رض کو ان کے پاس چھوڑ آیا ہوں۔ میرا خیال ہے۔ کہ ان کا خرچ بھجوا دیا کروں۔ آپ از راہ کرم حضرت ام المومنین رض سے اس بارہ میں دریافت کر لیں۔ محترمہ آپا مریم صدیقہ صاحبہ نے جواباً تحریر فرمایا۔

"میں نے حضرت اماں جان سے خرچ کے بارہ میں عرض کیا تھا۔ انہوں نے بڑی شفقت بھری ڈانٹ کے ساتھ فرمایا ہے۔ کوئی ضرورت نہیں۔ پہلے جب لطیف میرے پاس رہا کرتی تھی۔ تو کیا وہ خرچ دیا کرتا تھا۔"

یہ پڑھ کر میں شرمندہ ہو کر رہ گیا۔ اور اس وقت مجھے اپنی اس غلطی پر بے حد ندامت ہوئی۔ مجھے اس تعلق۔ شفقت اور اس لگاؤ کا اس وقت احساس ہوا۔ اور اس وقت مجھ پر واضح ہوا۔ کہ اماں جی رض کا تعلق خاندان اور حضرت ام المومنین رض سے اولاد کا سا تھا۔ ہمارے سارے خاندان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد سے تعلق اور لگاؤ محض والدہ محترمہ رض کی ذات کی وجہ سے ہی تھا۔ اور یہ ان ہی کی تربیت کا کرشمہ تھا۔ کہ ہم نے بچپن سے ہی قادیان کے بابرکت ماحول میں آنکھ کھولی۔ اور ہمیں ہمیشہ ہجرت تک قادیان اور شعائر قادیان کا قرب حاصل رہا۔ رجاؤلی ضلع انبالہ (والد صاحب مکرم کا آبائی مسکن) میں ان کے دو مکان موجود تھے۔ اور والد صاحب کی آبائی زمین میں سارے خاندان کا گزارہ نہایت فراخی سے ہوتا تھا۔ اور وہاں دنیاوی لحاظ سے قادیان کے مقابلہ میں بدرجہا زیادہ عزت اور آرام اور کشائش حاصل تھی۔ لیکن ان سب کے باوجود والدہ محترمہ رض نے اپنے والد صاحب مرحوم رض کے ترکہ میں سے ملنے والی رقم سے اپنا ذاتی مکان بنوا کر قادیان کی مقدس بستی میں قیام کو ان سب پر ترجیح دی۔

ہجرت کے بعد اپنی زندگی کے چھ سال انہوں نے ایسے گزارے کہ گویا روح سلب ہو چکی ہے۔ صرف جسم متحرک ہے۔ اور پھر اسی پر بس نہیں۔ اس ایک سانحہ کے بعد دوسرا عظیم سانحہ ان کی زندگی میں حضرت ام المومنین رض کی وفات کا سانحہ تھا۔ اور اس اندوہناک المیہ کے بعد وہ سنبھل نہ سکیں۔ اور دن بدن کمزور ہوتی چلی گئیں۔ ۱۹۵۳ء کے جلسہ سالانہ پر باوجود کمزوری اور اضمحلال کے اپنی خواہش کے مطابق ربوہ آئیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقاریر باوجود اضمحلال اور پیرانہ سالی کے خوب غور اور دلجمعی سے سنیں۔ پھر سیدہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے مزار مقدس پر حاضر ہوئیں۔ اور ہچکیاں لیتے ہوئے رو کر کہنے لگیں۔

"اماں جان آپ میرے بڑے محسن اور مربی تھے۔ اماں جان خدا تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اماں جان مجھے بھی جلد اپنے پاس یہاں بلا لیں۔"

اس خواہش کے اظہار کے پورے ایک مہینہ بعد یعنی ۲/۸/۵۴ کو عصر کے بعد بائیں طرف اچانک فالج کا حملہ ہوا۔ علاج معالجہ میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا۔ دعاؤں میں بھی کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ لیکن ان کا آخری وقت آن پہنچا تھا۔ مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۵۴ء پونے دس بجے شب اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اور اس طرح انہوں نے جس خواہش کا اظہار حضرت اماں جان رض کے مزار مقدس پر کیا تھا۔ کہ "اماں جان مجھے بھی جلد اپنے پاس یہاں بلا لیں۔" وہ پوری ہوئی۔ ؏

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پر اے دل تو جاں فدا کر

۱۵/۲/۵۴ کو ٹرک کے ذریعہ تابوت لے کر ربوہ پہنچا۔ اور دوسرے دن مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے (کیونکہ سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحقیقاتی عدالت کے سلسلہ میں لاہور تشریف فرما تھے) نماز جنازہ پڑھائی۔ اور ساڑھے تین بجے قطعہ خاص صحابہ رض میں سپرد خاک کر دیا گیا اور یہ والدہ صاحبہ محترمہ رض کی کس قدر خوش نصیبی ہے کہ مرنے کے بعد بھی ان کو حضرت اماں جان رض کے مزار کے پاؤں کی سمت جگہ ملی۔ اور اس طرح وفات کے بعد بھی حضرت اماں جان رض کے قدموں میں ہی رہیں۔

والدہ مرحومہ بیماری کے حملہ سے قبل پانچوں نمازیں باقاعدگی سے بروقت ادا کیا کرتی تھیں۔ قادیان سے ہجرت کے بعد چونکہ صحت گر گئی تھی۔ اس لئے نماز تہجد ادا کرتے میں نے بہت کم دیکھا۔ البتہ ہجرت سے قبل باقاعدہ تہجد گذار تھیں۔ قرآن کریم سے لا متناہی عشق تھا۔ اور اکثر تلاوت کیا کرتی تھیں۔ رمضان المبارک کے روزے پورے رکھتیں۔ تنظیم جماعت کا خاص خیال رکھتیں۔ لجنہ اماء اللہ کے چندوں اور اجلاسوں میں باقاعدہ شریک ہوتیں وفات سے کچھ ہی عرصہ پہلے میرے عرض کرنے پر کہ مرکز سے انسپکٹر صاحب خدام الاحمدیہ "لوائے احمدیت" کی مرمت کے لئے چندہ لینے آئے ہیں۔ مجھ سے ایک روپیہ کا نوٹ لے کر چوما۔ اور مجھے فرمایا۔ کہ میری طرف سے یہ دے دو۔ اور فرمایا۔ کہ ۱۹۳۹ء قادیان میں میں نے بھی اس جھنڈے کا سوت صحابیہ کا شرف حاصل ہونے کی وجہ سے کاتا ہوا ہے۔ چنانچہ وفات سے قبل والدہ محترمہ رض نے جو آخری چندہ اپنے مبارک ہاتھوں سے ادا فرمایا۔ وہ "لوائے احمدیت" کا تھا۔

والدہ محترمہ کو ضیاع وقت سے نفرت تھی۔ فارغ اوقات میں اخبار الفضل اور قرآن کریم کا مطالعہ کیا کرتیں۔ قرآن کریم کی تلاوت اور سماع سے خاص شغف تھا۔ چنانچہ قادیان میں مترجم قرآن کریم کی امداد سے باترجمہ قرآن کریم خود سیکھا۔ عموماً اپنی گفتگو میں قرآن مجید کی آیات بیان فرماتی تھیں۔

والدہ محترمہ رض اخبارات۔ رسائل اور سلسلہ کی دیگر کتب کا مطالعہ بخوبی کر سکتی تھیں۔ لیکن لکھنا نہ جانتی تھیں۔ ایک دفعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی۔ کہ ہماری جماعت کی عورتیں کم از کم اپنا نام لکھنا سیکھیں۔ تو والدہ محترمہ نے حضور کے ارشاد کے ماتحت کوشش کی۔ اور تختی پر مشق کر کے اپنے دستخط کرنا سیکھ لئے۔

آخر میں ان تمام بزرگوں۔ دوستوں۔ عزیزوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس موقعہ پر کسی نہ کسی طرح ہماری امداد فرمائی۔ اور اپنے خلوص۔ جذبۂ اخوت اور ہمدردانہ سلوک سے ہماری ڈھارس بندھائی۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خداوند کریم ہمیں اپنے افضال سے نوازے۔ اور ہمیں ہر آن اسلام و احمدیت کے لئے کمربستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں اپنی والدہ مرحومہ کے نقش قدم پر چل کر اپنی رضا کی راہیں دکھائے۔ آمین

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خاص فضیلت

"پھر ماسوا اس کے ہم اس جگہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ان تاثیرات اور برکات کے بیان کرنے سے رہ نہیں سکتے۔ جن کے تجربہ اور آزمائش کرنے والے ہم خود ہیں۔ بلکہ ہم یہ بات بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ اب تمام دنیا میں صرف ایک اسلام ہی ہے۔ جس کو خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ فضیلت اور خصوصیت حاصل ہے کہ وہ تازہ نشانوں اور معجزات سے اس پوشیدہ خدا کا چہرہ دکھاتا ہے۔ جس سے دوسری قومیں بے خبر رہ کر مخلوق پرستی میں گرفتار ہو گئی ہیں۔ اور یا یہ کہ اس کے وجود سے ہی منکر ہو بیٹھے ہیں پس بلاشبہ اس زمانہ میں خدائے غیب الغیب کا چہرہ دکھلانے والا صرف یہی دین ہے نہ اور کوئی دین۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ (چشمۂ معرفت)

دین و دنیا کی حفاظت تیرا نصب العین ہے

(از فضل الرحمٰن صاحب نعیم ابن ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب اتالیق)

اے خدا کے نیک بندے۔ اے حقیقت آشنا — یہ ترا ذوقِ عبودیت۔ یہ شوق اتقا
کل جو ذروں کی تھی بستی یعنی صحرائے خموش — آج سجدوں سے ترے وہ مرکزِ احمدؑ بنا

واہ کیا کہنا ترا اے رہبرِ راہِ حیات — تیرے سجدوں میں ہوئی ہے جذب رُوحِ کائنات
تو نے اُس صحرائے ویراں کو دیا پیغامِ زیست — جس کے ذرے تھے گرفتارِ طلسماتِ مُمات

ہاں غمِ ملت میں تیرا دل بہت بے چین ہے — دین و دُنیا کی حفاظت تیرا نصب العین ہے
مالکِ عرشِ بریں خود ہی محافظ ہے ترا — تیرے قبضے میں متاعِ دولتِ کونین ہے

اے کہ تیرے نورِ ایمانی نے روشن کر دیا — قصرِ احمدؑ کے در و دیوار و سقف و بام کو
بخش دی پھر ناتوانوں کو توانائی وہی — جس نے دُنیا میں کیا تھا سربلند اسلام کو

داد کے قابل ہے تیری ہمت آشنا — قابلِ تقلید ہے مسلک ترا اے پارسا
فرض ہے میرا کہ میں بھی بے تکلف یہ کہوں — حق پرستی میں ہیں گویا ہم بھی تیرے ہم نوا

تبلیغ اسلام

عُسر ہو یُسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو
(کلام محمود)

سب سے مقدم کام تبلیغ اسلام ہے۔ اپنا محاسبہ کیجئے کہ عملی زندگی میں ہم یہ کام مقدم رکھتے ہیں یا مؤخر؟
(مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دُعا

۱- میری والدہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں نیز میرے خالو رستم خانصاحب کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام سے دونوں کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (بشیر احمد رفیق بی اے ربوہ)

۲- میری اہلیہ اکثر بیمار رہتی ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
(ڈاکٹر محمد خان بودھ پور ضلع ملتان)

ممبران انصار اللہ کے لئے اعلان

چونکہ کچھ عرصہ سے انصار اللہ کے ذریعہ کوئی باقاعدہ کام نہیں ہو رہا۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آئندہ انصار اللہ کا صدر بننا منظور فرمایا ہے اور نائب صدر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ہوں گے۔ جملہ ممبران انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ ان سے تعاون کریں۔ اور اس جمود کی کیفیت سے نکلیں اور کام شروع کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ)

جماعت احمدیہ کی چھتیسویں مجلس مشاورت

مورخہ ۷-۸-۹-۱۰ اپریل کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ چھتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۷-۸-۹-۱۰ شہادت ۱۳۳۴ھش بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار بمطابق ۷ تا ۱۰ اپریل ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

آپ کا نام کس شق کے ماتحت آتا ہے؟

تعمیر مساجد بیرون پاکستان کے لئے چندے کی مندرجہ ذیل شقیں حضور انور ایدہ اللہ الودود نے مقرر فرمائی ہیں۔

شق نمبر۱۔ ملازمین احباب کیلئے۔ ا۔ پہلی دفعہ ملازمت ملنے پر تنخواہ کا دسواں حصہ
ب۔ سالانہ ترقی ملنے پر ایک ماہ کی ترقی کی رقم

شق نمبر۲۔ زمیندار احباب کیلئے۔ ا۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مالک — بحساب ار فی ایکڑ
ب۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ کے مالک — " ۲ر "
ج۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مزارع — " ۰ ر "
د۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ کے مزارع — " ۱ ر "

شق نمبر۳۔ تاجروں کے لئے بڑے تجار مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک } ہر ماہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا پورا منافع

شق نمبر۴۔ صناع۔ لوہار۔ بڑھئی نیز مزدوری پیشہ احباب } ہر ماہ کے پہلے دن یا کسی اور مقررہ کردہ دن کی مزدوری کا دسواں حصہ۔

شق نمبر۵۔ وکلاء۔ ڈاکٹر صاحبان کیلئے۔ ا۔ پچھلے سال کی کل آمد سے موجودہ سال کی کل آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ
ب۔ نیز ہر سال کی ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی

شق نمبر۶۔ ٹھیکیدار اصحاب کے لئے — سال کے مجموعی منافع کا ایک فی صدی

شق نمبر۷۔ لجنہ اماء اللہ — حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تریسٹھ ہزار روپیہ کے مطالبہ پر اپنی وعدہ کردہ رقم (برائے مسجد ہالینڈ)

شق نمبر۸۔ خوشی کی تقاریب پر۔ یعنی نکاح۔ شادی بچے کی پیدائش۔ مکان کی تعمیر۔ امتحان میں کامیابی وغیرہ مواقع پر حسب اخلاص و استطاعت۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل جلدی کیجئے
مسابقت فرمائیے اور جنت میں گھر بنائیے

(وکیل المال تحریک جدید)

اسلام میں انسان کی حیثیت اور مقام

(از غلام نبی صاحب جامعۃ المبشرین ربوہ)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں خدا تعالےٰ کی ہستی کو اس کی تمام صفات کے ساتھ پیش کر کے بتلایا کہ یہی ایک بالا ہستی ہے جو عبادت کے لائق ہے وہاں اس حقیقت کو بھی حضور نے پیش فرمایا کہ اس کے عالم خلق میں انسان کی حیثیت اور درجہ کیا ہے۔ جو لوگ بتوں کی عبادت کرتے ہیں۔ پتھروں کو پوجتے ہیں۔ درختوں کے آگے سربسجود ہوتے ہیں جانوروں کو دیوتا مانتے ہیں۔ جنات اور ارواح خبیثہ کے نام کی نذر مانگ دیتے ہیں۔ آسمانی مخلوقات کو ارباب جانتے ہیں۔ انسانوں کو خدا سمجھتے ہیں۔ وہ حقیقت میں انسان کے مرتبہ اور درجہ سے ناواقف ہیں۔ وہ نہ اصل انسان کو پتھروں سے درختوں سے جانوروں سے دریاؤں سے۔ پہاڑوں سے اور چاند تاروں سے کم تر جانتے ہیں۔ انہوں نے درحقیقت انسان کے اصل مقام اور حیثیت کو نہیں پہچانا۔ سرور دوجہان صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وحی پاک سے ایسے جاہل لوگوں کو یہ نکتہ بتایا کہ انسان اس عالم خلق میں تمام مخلوقات سے اشرف ہے وہ اس دنیا میں خدا کی نیابت کا فرض انجام دینے آیا ہے۔ قرآن کریم کی ابتدائی سورۃ بقرہ میں آدم علیہ السلام کی خلافت کا واقعہ محض زیب داستان کے لئے نہیں بلکہ انسان کی اصل حقیقت وحیثیت کو عیاں اور نمایاں کرنے والی تعلیم کا اولین دیباچہ ہے۔ انسان کو تمام اسماء کا علم عطا کرنا گویا تمام اشیاء کو اس کے تصرف میں دینا تھا۔

انی جاعلٌ فی الارض خلیفۃ کے فرمان کی رو سے انسان اس عالم میں خدا کا نائب ہے اور کا سر خلافت الٰہی کے تاج سے ممتاز ہے کروڑوں مخلوق الٰہی میں خدا کی امانت کا حامل وہی منتخب ہوا۔ یہ منصب اعلےٰ نہ فرشتوں کو حاصل ہوا نہ آسمان کو عطا ہوا اور نہ زمین کے حصہ میں آیا اور نہ پہاڑ اس کے مستحق قرار پائے۔ صرف انسان کا ہی ایک وجود تھا جو اس امانت کا حقدار تھا۔ اور اس کی گردن تھی جو اس بوجھ کے قابل نظر آئی۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے ہم نے اپنی امانت آسمانوں پر اور زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کی تو سب نے اس بار کے اٹھانے سے انکار کر دیا۔ اور اس سے ڈرے۔ اور انسان نے اس کو اٹھا لیا۔ (احزاب)

اسی طرح ایک اور مقام پر خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے ولقد کرمنا بنی آدم وحملنٰھم فی البر والبحر ورزقنٰھم من الطیبٰت و فضلنٰھم علیٰ کثیر ممن خلقنا تفضیلا (سورۃ بنی اسرائیل) یعنی ہم نے آدم علیہ السلام کی اولاد کو عزت دی۔ اور ہم نے خشکی اور تری میں ان کو سواری دی۔ اور پاکیزہ چیزیں بطور رزق عطا فرمائیں۔ اور اپنی سب پیدا کی ہوئی چیزوں پر ان کو فضیلت دی۔ انسان ہی وہ مخلوق ہے جو سب سے معتدل قویٰ اور بہترین انداز سے کے ساتھ دنیا میں پیدا ہوا ہے۔ اور فطرت اللّٰہ التی فطر الناس علیھا۔ یہاں تک کہ انسان خدا کی صورت کا عکس قرار پایا۔ متعدد حدیثوں میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ اسی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تعلیم دی ...... کہ غلام کو سزا دو تو اس کے چہرہ پہ نہ مارو۔ کیونکہ وہ صورت الٰہی کا عکس ہے۔ پھر اگر میدان جنگ میں تلواریں برس رہی ہوں تو دشمن کے چہرہ پہ وار نہ کرنا چاہیئے۔ کہ خدا نے آدم کو اپنی صورت پہ بنایا ہے۔ (بخاری)

اس کا مطلب یہ نہیں کہ نعوذ باللہ خدا تعالےٰ کی کوئی جسمانی شکل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ انسان میں صفات الٰہیہ کی ایک جھلک موجود ہے۔ علم قدرت۔ حیات۔ سمع بصر ارادہ۔ غضب۔ رحم سخی وغیرہ صفات معکوسی طور پہ اس کے اندر اللہ تعالےٰ نے ودیعت کی ہیں۔ اور انسان کے تمام اعضاء میں اس کا چہرہ ہی اس کی شخصیت کا آئینہ دار ہے اور اس کے اکثر حواس کا مصدر ہے جن پہ ان کے تمام اوصاف کا ظہور ہوتا ہے

اب غور کیجئے وہ چہرہ جس کو خدا سے ایسی نسبت ہے کیا اس لائق ہے کہ غیر خدا کے آگے زمین پہ رکھا جائے۔ انسان تو تمام عالم کائنات میں خدا تعالےٰ کی طرف سے اس کا خلیفہ بن کر آیا ہے۔ روئے زمین کی تمام اشیاء انسان کی خاطر ہیں۔ انسان زمین کی چیزوں کی خاطر نہیں بنایا گیا۔ چنانچہ خدا تعالےٰ سورۃ بقرہ میں فرماتا ہے خلق لکم ما فی الارض جمیعا۔ جو کچھ زمین میں ہے اے انسانو! خدا تعالےٰ نے تمہارے لئے بنایا ہے اور پھر اس کو تمہارے اختیار میں دیدیا ہے۔ تم کو ان پہ قدرت ہے ان اللّٰہ سخر لکم ما فی الارض (سورہ حج)

غرض زمین سے لے کر آسمان تک جو مخلوق بھی ہے انسان اس سے اشرف اور بلند تر ہے ساری مخلوق اسی کے لئے ہے۔ اور پھر اس انسان سے بڑھ کر اور کون نادان ہے جو مخلوق میں سے کسی کو اپنا معبود بنائے۔ اس حقیقت کے آشکار ہونے کے بعد شرک کا کوئی پہلو بھی ایسا ہے جس میں کوئی سچا مسلمان گرفتار ہو سکے اگر وہ الٰہی آستانہ کو چھوڑ کر کسی اور چوکھٹ پر اپنا سر جھکائے۔ انسان کی پیشانی کو ہر چوکھٹ سے اٹھ کر صرف اسی کے آستانہ پہ جھکنا چاہیئے

دعا ہے کہ ہماری تمام عقیدت۔ ہماری تمام محبت۔ ہمارا تمام خوف۔ ہماری تمام امیدیں ہماری تمام دعائیں۔ ہماری تمام التجائیں۔ ہماری تمام حاجتیں صرف اسی ایک درگاہ پہ نثار ہوں اور اسی کے فضل و کرم کے سہارے ہماری زندگی کا ہر لمحہ بسر ہو۔ آمین

انیس ۱۹ سالہ حساب بھیجا جا رہا ہے

تحریک جدید کے وہ مجاہدین جن کے ذمہ انیس سالہ حساب میں سے کچھ نہ کچھ بقایا ہے۔ ان کو دس سال کے بعد سال ۱۱ تا ۱۹ کا تفصیلی حساب بھیج کر مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اپنا بقایا جلد تر صاف کریں چنانچہ بعض احباب ادا کر چکے ہیں بعض کر رہے ہیں۔ لیکن ایک حصہ وہ بھی ہے جس نے ابھی تک نہ جواب دیا ہے اور نہ رقم ارسال کی ہے۔ اس لئے ایسے بقایا داران کو اپنے بقایا کے ادا کرنے اور اس کا جواب دینے کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ اگر انہوں نے اس ماہ جنوری ۱۹۵۵ء کے اندر نہ جواب دیا۔ اور نہ بقایا ادا کیا تو ظاہر ہے کہ امر مجبوری ان کا نام فہرست سے کٹ جائے گا اور اس کی ذمہ داری دفتر پہ نہیں ہوگی۔ بلکہ ان پر ہوگی جنہوں نے باوجود توجہ دلانے اور تفصیل حساب بھیجنے کے بھی خاموشی اختیار کی۔

بقایا داران کے علاوہ ان احباب کو بھی دس سال کے بعد سال ۱۱ تا ۱۹ کا تفصیلی حساب ارسال کیا جا رہا ہے۔ جن کے انیس ۱۹ سال پورے ادا ہیں ۔۔ ان کو حساب بھیجنے کی غرض یہ ہے کہ فہرست اس طرح بن رہی ہے :-

پہلی فہرست ان کی جو ہر سال پہلے سال سے انیسویں سال تک اضافہ کرتے رہے۔

دوسری فہرست ان کی جو مطابق قواعد یعنی چھٹے سال میں پہلے سال کے برابر دیکر پھر دسویں سال تک اضافہ کیا ہو اور پھر گیارھویں سال میں نویں سال کے برابر دے کر بڑھایا ہو۔ جن کا ان قواعد کے مطابق ہو گا۔ وہ دوسری فہرست میں ہوں گے۔

تیسری فہرست ان کی ہوگی جو ان قواعد سے کم دیتے رہے اور صرف سالانہ پانچ روپیہ کی شرط کو پورا کیا ہے۔

پس انیس سال جن کے پورے ہیں ان کو حساب بھیج کر یہ عرض کیا جا رہا ہے کہ وہ اگر فہرست ۲ میں ہیں۔ تو اگر توفیق ہے تو اضافہ کر کے ۱ میں آ جائیں۔ اور جو فہرست ۳ میں ہیں وہ اگر توفیق رکھتے ہوں۔ تو فہرست ۲ میں ہو جائیں۔

اگر ان کی طرف سے نہ جواب آیا اور نہ مزید رقم ملی تو ان کا بھی حساب اسی طرح کتاب میں شائع ہوگا اور پھر ان کو شکوہ دفتر پہ نہیں ہوگا۔ پس اب جن کے پورے انیس سال ادا نہیں وہ اپنا حساب دیکھ کر تسلی کر لیں۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

کیا آپ نے بھی حضور ایدہ اللہ کی ہدایت پر عمل کیا ہے؟

جلسہ سالانہ کے موقعہ پہ حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تمام جماعت کو یہ ہدایت فرمائی تھی کہ جماعت کا ہر فرد یہ عزم کر لے کہ اس نے اپنے اندر کوئی نہ کوئی خلق یا اسلامی پہلو ضرور پیدا کرنا ہے۔ مثلاً سچائی دیانت داری دوسروں کی امداد وغیرہ وغیرہ۔ امید ہے جماعت کا ہر فرد حضور کے اس ارشاد پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرے گا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ایک دوست مکرم بشیر احمد صاحب صدیقی کلرک محکمہ زراعت ۔۔ ماب فارم ضلع پشاور نے حضرت اقدس کے حضور یہ تحریر کیا ہے کہ " جیسا کہ دعا سے قبل حضرت اقدس نے جماعت کے ہر فرد کو اپنے اندر کوئی نہ کوئی خوبی پیدا کرنے کی تلقین کی ۔۔ حضور میں نے امسال ہر حالت میں سچ بولنے کا عہد کیا ہے۔ حضور دعا فرمائیں کہ خداوند کریم مجھے اس عہد پہ پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین "

امید ہے کہ جماعت کے دوسرے تمام دوست بھی اپنے اندر کوئی نہ کوئی خُلق پیدا کرنے کا عہد کریں گے اور اس کے مطابق پھر ہر قیمت پہ اس عہد پہ قائم رہنے کی پوری پوری کوشش کریں گے اللہ تعالےٰ ہم میں سے ہر ایک کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

میاں عبدالرحیم صاحب راٹھور سکنہ بابو تحصیل کونگام ریاست کشمیر کراچی رہتے تھے۔ ان کو کراچی کے ایڈریس پہ چٹھی لکھی مگر چٹھی واپس آگئی کہ وہ یہاں نہیں رہتے۔ ان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ ناظر بیت المال ربوہ

کہاں ہیں؟

میرے والد حکیم محبوب الرحمٰن صاحب بنارسی جہاں کہیں ہوں۔ وہ خود یا کسی احمدی دوست کو اگر ان کا علم ہو تو وہ مطلع کریں۔ لواحقین سخت پریشان ہیں۔ علاقہ سندھ کے دوست خاص توجہ فرمائیں۔

(لطف الرحمٰن برادر سید محمد داؤد سابق کارکن نظارت علیا ربوہ)

تاس — روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی

نوائے وقت

اقوام متحدہ کے تعلیمی سائنسی اور ثقافتی ادارے (یونیسکو) نے ۱۹۵۳ء میں دنیا بھر کی خبر رساں ایجنسیوں کے بارے میں ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ اس کے مطابق روس کی خبر رساں ایجنسی تاس دنیا کی چالیس فی صد آبادی تک پہنچتی ہے۔ اس کی مہیا کردہ خبریں اور مضامین اخبارات میں جتنی جگہ لیتے ہیں۔ وہ امریکہ کی تین خبر رساں ایجنسیوں یونائیٹڈ پریس آف امریکہ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ اور انٹرنیشنل نیوز ایجنسی کی مہیا کردہ خبروں کی جملہ اشاعت سے کم ہوتی ہے۔ یہ تینوں امریکی خبر رساں ایجنسیاں دنیا کے ۶۵ فی صد لوگوں کو خبریں مہیا کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ تاس کی اشاعت کا دائرہ برطانوی خبر رساں ایجنسی رائٹر اور فرانسیسی خبر رساں ایجنسی فرانس پریس سے بھی کم ہے۔ جو علی الترتیب دنیا کے ۵۵ فی صد اور ۵۰ فی صد لوگوں کو خبریں مہیا کرتی ہیں۔

سرکاری محکمہ

ایک سرکاری خبر رساں ایجنسی کی حیثیت سے تاس حکومت روس سے متعلق ہونے کی وجہ سے بعض ایسے فرائض انجام دیتی ہے۔ جو ایک نجی خبر رساں ادارہ کے لئے نامناسب ہیں۔ برطانیہ میں روس کے سفیر نے ۱۹۲۹ء میں تاس کے خلاف ازالۂ حیثیت عرفی کے ایک مقدمہ میں بطور گواہ صفائی شہادت دیتے ہوئے کہا تھا۔ کہ "تاس سوویٹ حکومت کا ایک محکمہ ہے۔ جس کو ایک قانونی ادارہ کے تمام حقوق حاصل ہیں"۔

تاس کو وہ تمام مراعات و تحفظات حاصل ہیں۔ جو ایک خود مختار ملک کے کسی سرکاری محکمہ کو حاصل ہوتے ہیں۔ خبر رساں ایجنسی ہونے کے علاوہ وہ منظور نظر سرکاری افسروں کو روس سے باہر جانے کا موقع بہم پہنچاتی ہے۔ اور خاص مقاصد کی بجا آوری کے لئے سرکاری افسروں کو ایک ایسا "مورچہ" مہیا کرتی ہے۔ جس کی آڑ میں بیٹھ کر وہ اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض مقاصد اُس ملک کے مفادات کے خلاف ہوتے ہیں۔ جہاں یہ تعینات کئے جاتے ہیں۔

جاسوسی کے مراکز

ماسکو کے ارباب اختیار تاس کے انتظامیہ عہدوں کو ممالک خارجہ میں اہم عہدے اور اس کے ساتھ ساتھ مصلحت کے مطابق اہم جاسوسی کے مراکز تصور کرتے ہیں۔ روس کے دفتر خارجہ اور تاس کے درمیان عام طور پر افسروں کا تبادلہ ہوتا رہتا ہے۔ اس طرح اقوام متحدہ کے دفتر میں چند روسی کارکن وہ ہیں۔ جو پہلے تاس کے نامہ نگار تھے۔ خبروں کی فراہمی اور تقسیم میں سہولتوں کی غرض سے غیر ممالک میں تاس کے دفاتر موجود ہیں۔ لیکن ان کو ایسے کاموں کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے جو بنیادی طور پر ماسکو کے جاسوسی اور پراپیگنڈے کے محکموں کی ذمہ داری میں شامل ہونے چاہئیں۔

دفاتر

براعظم شمالی امریکہ میں نیویارک اور اوٹاوہ میں تاس کے دو بڑے دفتر اور واشنگٹن میں ایک سب آفس ہے۔ جنوبی امریکہ میں اس کا صرف ایک دفتر یوراگوائے کے شہر مونٹی ایڈیو میں ہے۔ یورپ میں تاس کے دفاتر لندن۔ پیرس۔ روم۔ برسلز ہیگ۔ سٹاک ہوم۔ کوپن ہیگن۔ اوزلو۔ ہلسنکی وی آنا اور ایتھنز میں قائم ہیں۔ مشرقی یورپ کے طفیلی ملکوں اور مشرقی جرمنی میں بھی تاس کے دفاتر موجود ہیں۔ لیکن ان کے متعلق کوئی معلومات بہم نہیں پہنچ سکیں۔

مشرق قریب و افریقہ کے علاقہ میں تاس کے چار دفاتر ہیں۔ اور چاروں مشرق وسطیٰ میں ہیں۔ بڑے بڑے دفاتر سے قطع نظر اس کے بعض مستقر بعض اوقات ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ اور کبھی ان کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے ۱۹۵۲ء کے بعد سے جاپان میں تاس کا کوئی دفتر نہیں ہے۔ اب مشرق بعید کا پورا علاقہ پیکن (سرخ چین) اور جکارتا (انڈونیشیا) میں تاس کے دفاتر کے ماتحت ہے۔ سڈنی (آسٹریلیا) میں اس کا ایک دفتر ہے۔

سرکاری طور پر تاس مجلس وزراء کے آگے جواب دہ ہے۔ لیکن خبروں کی توضیح اور ان کے نقطۂ نظر کا تعین کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا ایجی ٹیشن اور پراپیگنڈا سیکشن کرتا ہے۔

ٹھوس پروپیگنڈا

خبروں اور معلومات کی فراہمی اور تقسیم کے سلسلے میں تاس جو کام کرتی ہے۔ اس کا ایک حصہ جزوی طور پر ٹھوس اشتراکی پراپیگنڈا کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ ایجنسی ملکی اور غیر ملکی ذرائع سے جو مواد جمع کرتی ہے۔ وہ اس کو اپنے صدر دفتر (ماسکو) بھیج دیتی ہے۔ جہاں ان کو اشتراکی نقطۂ نظر سے اور روس کے پراپیگنڈا کے مقاصد کے مطابق رنگ دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ماسکو ریڈیو اسے نشر کرتا ہے۔

سوونفارم

زمانۂ جنگ کی روسی خبر رساں ایجنسی سوونفارم (Sovinform) اب بھی کام کر رہی ہے۔ مگر اس کی سرگرمیوں کا دائرہ محدود ہے۔ یہ ایجنسی اب ہفتہ میں چھ دن پانچ زبانوں میں واقعات عالم پر تبصرے نشر کرتی ہے۔ ان خبر رساں ایجنسیوں کے علاوہ روس کے مشہور اخبار مثلاً "پراودا" اور "ازوستیا" بھی غیر ممالک میں اپنے نامہ نگار بھیجتے ہیں۔

جن علاقوں میں تاس کے دفتر ہیں۔ وہاں کی مقامی ٭ کمیونسٹ پارٹیوں کے ساتھ ان کا گہرا رابطہ قائم رہتا ہے۔ اور اس کی بھیجی ہوئی خبریں اور مضامین بھی زیادہ تر اشتراکی اخبارات ہی میں شائع ہوتے ہیں ماسکو سے تاس اپنے ریڈیائی مرکز سے شارٹ ویو پر کوڈ میں خبریں نشر کرتی ہے اور ان میں سترہ ٹرانسمیٹروں کا رُخ غیر ملکی اخبارات کی جانب ہوتا ہے۔ سوویٹ یونین کے اخبارات کے لئے صرف ٹرانسمیٹر استعمال کئے جاتے ہیں۔

نکتہ چینی

اس میں شک نہیں کہ تاس کو سوویٹ یونین میں خبروں کی فراہمی کے معاملے میں ایک اہم مقام حاصل ہے۔ لیکن وہ حکومت کے دوسرے اداروں کی نکتہ چینی سے نہیں بچ سکی ہے۔ نومبر ۱۹۴۶ء میں یونین کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے اپنے سرکاری جریدہ "ثقافت و زندگی" میں اس کی خبر لی۔ اور اس کی ملکی اور غیر ملکی خبروں پر غیر اطمینان بخش ہونے کا الزام لگایا۔ اس کے بعد کمیونسٹ پارٹی کے اخبار "پراودا" نے ۲۷ جون ۱۹۵۳ء کو شکایت کی کہ مدیران حرم تاس کو مورد الزام گردانتے میں حق بجانب ہیں جس کی غلطی کے باعث اخبارات کی اشاعت میں عام طور پر تاخیر ہوتی رہتی ہے۔ تاس کے ارباب اختیار کو اخباروں کو بھیجی جانے والی خبروں کو بہتر بنانا چاہیئے۔ اور تاخیر کو ختم کر دینا چاہیئے۔ اور معقول شرائط اور وقت مقررہ پر خبریں فراہم کرنی چاہئیں۔

(باقی)

امراء و صدر صاحبان جائزہ لیں

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے تمام جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کو ہدایت ہے کہ اپنی ماہوار کارگذاری کی رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک بھجوا دیا کریں۔ اس بارہ میں متعدد مرتبہ الفضل میں یاددہانی کرائی جا چکی ہے۔ مگر تھوڑی جماعتوں کی طرف سے باقاعدگی سے رپورٹ آتی ہے۔ مہربانی کر کے امراء اور صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ اپنی اپنی جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کا جائزہ لیں کہ کیا وہ تعلیم و تربیت کا کام کرتے ہیں۔ اور رپورٹ بھیجتے ہیں۔ اگر نہیں بھیجتے تو ہدایت فرمائیں تا وہ نظارت ہذا کی ہدایت کی تعمیل فرمائیں۔ اس ہدایت کے ماتحت ۱۰ فروری تک رپورٹیں نظارت ہذا میں موصول ہو جانی چاہئیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

بقایا داران حصہ آمد کے لئے اعلان

وہ تمام موصی احباب جن کا حساب اپریل ۱۹۵۴ء تک مکمل ہے۔ انہیں حسابی کارڈ بھیجے جا چکے ہیں اور بقایا داران احباب کی خدمت میں فرداً فرداً بقایا کی ادائیگی کے لئے لکھا جا رہا ہے۔ لیکن ہمارے خطوط کے جوابات نہیں مل رہے۔ حصہ آمد کی وصولی میں بھی گذشتہ سال کی نسبت کمی واقع ہو رہی ہے۔ وہ تمام احباب جن کے ذمہ بقایا ہے انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ واری کا احساس کرتے ہوئے کم سے کم عرصہ میں اپنے بقایاجات ادا فرمائیں۔ جو احباب اپنی مشکلات کے باعث یکمشت ادا نہیں کر سکتے وہ مناسب قسط مقرر کر کے ادائیگی کا بندوبست فرمائیں۔ قسط علاوہ ماہوار حصہ آمد یا ششماہی کے ہو گی اور اس کی باقاعدگی سے ادائیگی لازمی ہو گی۔ بعض احباب قسط کی منظوری تو لے لیتے ہیں لیکن ادائیگی نہیں کرتے بلکہ بعض ایسے احباب بھی ہیں جو حصہ آمد بھی ادا نہیں کرتے۔ ایسی منظوری قسط حاصل کرنے سے کچھ فائدہ نہیں جبکہ ادائیگی نہ کی جائے اور بقایا میں بدستور اضافہ ہوتا رہے بلکہ یہ امر آخر منسوخی وصیت پر منتج ہوتا ہے۔

پس تمام بقایا دار حضرات وصیت کی اہمیت کو سمجھیں اور جلد از جلد بقایاجات ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالے آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اور بیش از بیش خدمات دین کی توفیق بخشے۔

نوٹ:۔ وہ احباب جنہوں نے ابھی تک فارم آمد پُر کر کے واپس نہیں کئے وہ پُر کر کے جلد واپس فرمائیں تاکہ انہیں بھی ۳۰-۴-۵۵ تک اطلاع دی جا سکے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۲۹-۱۲-۵۴ کو مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر خاکسار کے بڑے لڑکے عزیزم مرزا اسلم بیگ کا نکاح عزیزہ ناہید صاحبہ بنت سیٹھی کرم الٰہی صاحب آف سیالکوٹ کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر اور خاکسار کے دوسرے لڑکے عزیزم مرزا منور بیگ صاحب کا نکاح صفیہ سلطانہ بنت صوفی فضل الٰہی صاحب لاہور کے ساتھ دو ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ یہ نکاح اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین

مرزا اعظم بیگ آف کوئٹہ حال پشاور صدر

مصری کمان کے تحت متحدہ عرب فوج بنانیکی تجویز

متحدہ فوج کا ہیڈ کوارٹر نہر سویز کے علاقے میں ہوگا

قاہرہ ۲۷ جنوری۔ مصر آج رات عرب وزراء اعظم کی کانفرنس میں ترکی و عراق کے سمجھوتے اور عربوں کے مشترکہ تحفظ کے مسائل پر غور کر رہی ہے۔ عربوں کے مشترکہ تحفظ کے سلسلے میں ایک اور نئی تجویز پیش کر رہا ہے۔ اس تجویز کا مقصد مصری کمان کے تحت عربوں کی مشترکہ فوج بنانا ہے۔ یہ متحدہ عرب فوج یورپی فوج کے نمونے پر بنائی جائے گی۔ اور مغربی یورپ اور جنوب مشرقی ایشیاء کی دفاعی تنظیموں سے رابطہ قائم رکھے گی۔ عرب ملکوں کو مغربی طاقتوں سے ایسا اسلحہ لینے کی اجازت ہوگی جو وہ خود نہ بنا سکیں یا آپس میں ایک دوسرے سے حاصل نہ کر سکیں۔ اس فوج کا ہیڈ کوارٹر نہر سویز کے علاقے میں ہوگا۔ مبصرین کا خیال ہے کہ مصر کا یہ منصوبہ ہو دی سالہ اور مصر کے اس اصرار کا نتیجہ ہے کہ عربوں کے مشترکہ تحفظ کی ذمہ داری مشترکہ طور پر ہی ہونی چاہیئے۔

نیوزی لینڈ جمعہ کو سلامتی کونسل میں قرارداد پیش کریگا

نیویارک ۲۷ جنوری۔ نیوزی لینڈ نے اس پالیسی کے تحت کہ فارموسا کے علاقے میں اقوام متحدہ کی معرفت جنگ بند کرانی چاہیئے۔ اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں دوسرے ممبر ممالک کے نمائندوں سے صلاح مشورہ شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ بعض یورپی ممالک کے علاوہ وہ لاطینی امریکہ کی بعض حکومتوں کے نمائندوں کو اپنے ارادہ سے مطلع کر دیا ہے۔ وہ فارموسا کے علاقے میں جنگی سرگرمیاں بند کرانے کے لئے جمعہ کے روز سلامتی کونسل میں ایک قرارداد پیش کرنے والا ہے۔ اس وقت اس کے لئے سب سے اہم سوال یہ ہے کہ ایسی قرارداد مرتب کی جائے کہ جسے کمیونسٹ چین انکار نہ کر سکے۔ یہ امر خصوصیت سے اس حال میں اور بھی زیادہ مشکل ہے جبکہ کمیونسٹ چین کو اقوام متحدہ میں نمائندگی حاصل نہیں ہے۔

جنگ بند کرانے کی اس جدوجہد کے بارے میں پیکنگ ریڈیو نے چینی حکومت کا ردعمل نشر کیا ہے۔ کل رات اس نے جنگ بند کرانے کی اس کوشش کو مضحکہ خیز قرار دیتے ہوئے اسے امریکی سازش پر محمول کیا اور کہا۔ دراصل اس علاقے میں جنگی سرگرمیاں بڑھانے کا ذمہ دار امریکہ ہے۔

برطانیہ اور فرانس نے روسی مراسلہ مسترد کر دیا

لندن ۲۷ جنوری۔ برطانیہ اور فرانس نے روس کا وہ مراسلہ مسترد کر دیا ہے جس میں اس نے کہا تھا کہ اگر انہوں نے جرمنی کو دوبارہ مسلح کرنے کے معاہدات کی منظوری دی تو وہ ان سے دوستی کے معاہدے ختم کر دے گا۔ کل دونوں ملکوں کے سفیر مقیم ماسکو نے روسی وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف سے ملاقات کی۔ اور اپنی اپنی حکومتوں کے جوابی مراسلے ان کے حوالے کئے۔

سندھ کابینہ میں توسیع کی جائیگی

کراچی ۲۷ جنوری۔ سندھ کے وزیر اعلیٰ مسٹر محمد ایوب کھوڑو نے بتایا ہے کہ صوبائی کابینہ میں اگلے ماہ کے وسط تک تین وزیر اور لئے جائیں گے۔ آج مسٹر کھوڑو ایک یونٹ بنانے کی انتظامی کونسل کے اجلاس میں شرکت کیلئے لاہور جا رہے ہیں۔

لبنان کی طرف سے دفاعی سمجھوتے میں شرکت پر آمادگی کا اظہار

اگر دوسرے عرب ممالک بھی تیار ہوں تو ہمیں شریک ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے

قاہرہ ۲۷ جنوری۔ لبنان کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ لبنان کو ترکی اور عراق کے مجوزہ دفاعی سمجھوتے میں شریک ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بشرطیکہ دوسرے عرب ممالک بھی اس میں شرکت کے لئے تیار ہو جائیں۔ انہوں نے یہ اعلان کل عرب وزراء اعظم کی کانفرنس میں کیا۔ شام کے وزیر اعظم جناب فارس الخوری نے کل ترکی سفیر سے طویل ملاقات کی۔ ایک خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے کہ اس ملاقات میں ترکی اور عراق کا مجوزہ معاہدہ ہی زیر بحث آیا۔ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ عراق کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر فاضل جمالی موجودہ وزیر اعظم جناب نوری السعید کی طرف سے عرب وزراء اعظم کی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے قاہرہ روانہ ہو گئے ہیں۔ کیونکہ نوری السعید ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق ابھی تک آرام کر رہے ہیں۔ ان کی صحت اس قابل نہیں ہے کہ وہ قاہرہ جا سکیں۔

ایک یونٹ کا منصوبہ افغانستان کے خلاف نہیں ہے

لندن ۲۷ جنوری۔ پاکستان کے وزیر داخلہ میجر جنرل سکندر مرزا نے کہا ہے۔ پاکستان کے سیاستدان یہ غور کر رہے ہیں۔ کہ ملک میں امریکی طرز حکومت کو مناسب رد و بدل کے ساتھ جو پاکستان کے خاص حالات کے لئے موزوں ثابت ہو۔ نافذ کیا جائے۔ لندن سے سکندر مرزا کی یہ تقریر جو کراچی میں ریکارڈ کی گئی تھی۔ بی بی سی نے نشر کی ہے۔ مسٹر مرزا نے اپنی تقریر میں یہ بھی وضاحت کی ہے۔ کہ موجودہ حکومت کے اصل مقاصد یہ ہیں۔ کہ ملک میں استحکام اور امن و امان بحال کیا جائے۔ ملک کو متحد کیا جائے۔ نظم و نسق کی اصلاح کی جائے۔ نیا آئین مرتب کر کے ملک کو کم سے کم مدت میں عام انتخابات کے لئے تیار کیا جائے۔ جب موصوف سے سوال کیا گیا۔ کہ کیا مغربی پاکستان کے مختلف صوبوں اور ریاستوں کی حد بندیوں کو ختم کر کے مختلف وحدتوں کو مغربی پاکستان کی ایک وحدت میں مدغم کر دینے سے وہ صوبائی اختلافات جو ملک کی آبادی کے بعض علاقوں مثلاً سندھی پنجابی اور پٹھانوں میں مدت سے چلے آ رہے ہیں۔ دور ہو جائیں گے۔ تو مسٹر سکندر مرزا نے جواب دیا۔ کہ ہمیں اس بات کا یقین ہو چکا ہے۔ کہ ملک کی صوبوں میں تقسیم نے ہی یہ اختلافات پیدا کئے ہیں۔ اور کوتاہ بین اور معمولی فکر و ذہن رکھنے والے لوگوں کو یہ موقع دیا ہے کہ وہ انسانی سرشت کے فروتر جذبات کو متاثر کر کے قیادت حاصل کریں۔ موصوف نے کہا۔ کہ میں یہ تو نہیں سمجھتا۔ کہ صوبائی عصبیت کا خاتمہ رات کی رات میں ہو جائے گا۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ جب گھٹیا اور خود غرض لوگوں کو صوبائی عصبیت سے کھیلنے کا موقع نہیں ملے گا۔ تو رفتہ رفتہ یہ اپنی موت مر جائیگی۔" مسٹر سکندر مرزا نے یہ بھی بتایا۔ کہ پاکستان کی ایک یونٹ کی سکیم پاکستان کے داخلی اتحاد اور استحکام کے مقصد سے بروئے کار لائی جا رہی ہے۔ اور یہ کسی طور پر بھی افغانستان کے خلاف نہیں ہے۔ انہوں نے کہا اس قسم کا ایک بالکل داخلی مسئلہ کسی بیرونی ملک کو کس طرح متاثر کر سکتا ہے۔ آپ مجھ پر یقین کریں۔ کہ ہم افغانستان کے بہی خواہ ہیں۔ مسٹر اسکندر مرزا نے یہ بھی کہا۔ کہ مغربی اور مشرقی پاکستان کی آبادی کی بھاری اکثریت نے نئے انتظامات کو سراہا ہے۔

جاپانی انتخابات ۱۷ فروری کو ہوں گے

ٹوکیو ۲۷ فروری۔ حکومت جاپان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ملک کے آئندہ انتخابات ۱۷ فروری کو ہوں گے۔ اسی سلسلے میں جاپان کے ایوانِ زیریں کو توڑ دیا گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ ہونے والے انتخابات میں کوئی بھی سیاسی جماعت واضح اکثریت حاصل نہیں کر سکے گی۔ تاہم امید کی جاتی ہے۔ کہ ڈیموکریٹک پارٹی کافی نشستوں پر قابض ہو کر لبرل پارٹی کے تعاون سے برسرِ اقتدار آ جائے گی۔

عرب ممالک میں کمیونسٹوں کی سرگرمیاں

بغداد ۲۷ جنوری۔ یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ عرب ممالک کے اعلیٰ پولیس افسروں کی جو کانفرنس بغداد میں گذشتہ چھ دن سے منعقد ہو رہی تھی وہ کل ختم ہو گئی۔ کانفرنس نے عرب ممالک میں کمیونسٹوں کی ناجائز سرگرمیوں کی روک تھام کے سلسلہ میں ایک متحدہ پالیسی اختیار کرنے کے لئے منصوبہ مرتب کر لیا گیا ہے۔

مراکش کے سات اسیر ہلاک کر دئیے گئے

مگادور (فرانسیسی مراکش) ۲۷ جنوری۔ مگادور کی جیل سے جو ۱۰ مسلح قیدی فرار ہو گئے تھے۔ ان میں سے سات قیدی گذشتہ شب یہاں سے ۲۵ میل دور پولیس کا مقابلہ کرتے ہوئے ہلاک ہو گئے۔ اور دو شدید مجروح ہوئے۔ ان میں سے ایک قیدی اب تک مفرور ہیں یہ لوگ۔ چھوٹی گن مشینوں اور رائفلوں سے لیس ہیں۔

لندن ۲۷ جنوری۔ مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے دار العوام میں ایک سوال کا تحریری جواب دیتے ہوئے بتایا کہ دول مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں دوستانہ اور غیر رسمی ماحول میں دنیا بھر کے موجودہ اہم مسائل پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔

ایرانی وفد درۂ خیبر میں

پشاور ۲۷ جنوری۔ ایران کا خیر سگالی وفد جو آجکل سرحد صوبہ کا دورہ کر رہا ہے کل درۂ خیبر گیا ہے۔ جمرود میں قبائلی ملکوں نے وفد کے اراکین کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ ملکوں نے وفد کے لیڈر مسٹر رضا جعفری سے کہا کہ وہ ان کی طرف سے ایران کے باشندوں کو خیر سگالی کا پیغام پہنچا دیں۔ مسٹر رضا جعفری نے کہا ایران کے لوگ اپنے پاکستانی بھائیوں کو بہت احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور پاکستان کی فلاح و بہبود سے انہیں بے حد دلچسپی ہے۔

چور بازاری کے خلاف سخت اقدام

کوئٹہ ۲۷ جنوری۔ بلوچستان کی حکومت نے صوبہ سے چور بازاری کا خاتمہ کرنے کے لئے مزید اقدامات کا فیصلہ کیا ہے۔